بسم اللہ الرحمن الرحیم

تِبۡيَانًا لِّكُلِّ شَيۡءٍ ﴿نحل، ۸۹﴾

تبیان

جلد (۲) شمارہ (۵)

شعبان المعظم ۱۴۳۹ھ - مئی ۲۰۱۸ء

فضیلتِ ماہِ شعبان

اہمیت ماہ شعبان

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''الشعبان شهری ورمضان شهر الله'' شعبان میرا مہینہ ہے اور ماہ رمضان اللہ کا مہینہ ہے۔

ماہِ شعبان، ماہِ مبارکِ رمضان میں جانے کے لئے دالان ہے۔
اللہ تعالیٰ ماہ رمضان میں پہنچنے کے لئے رجب اور شعبان کو تیاری کے مہینے قرار دیا ہے اور رسول خدا ﷺ فرماتے تھے کہ مجھے شعبان بہت پسند ہے۔ روایات میں ہے کہ بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ سال بھر میں آپ کو کون سے دن بہت زیادہ پسند ہیں؟ تو حضرت نے فرمایا کہ ماہ رمضان کے بعد مجھے شعبان سب سے زیادہ پسند ہے اور حضرت کا یہ فرمان ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ شعبان کے پورے مہینے میں روزہ رکھوں اور ایسا ہی تھا کہ آپؐ شعبان کا پورا مہینہ روزہ رکھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی حیات

مبارکہ میں جتنے شعبان آئے، حضرت نے زیادہ تر شعبان کے دنوں کو حالت روزہ میں بسر کئے اور یہی توفیق تھی جس کے نتیجے میں انسان کے لئے لیلۃ القدر کو پالینا ممکن ہوتا ہے اور انسان حقیقت لیلۃ القدر کو پانے کے قابل اور لائق ہو جاتا ہے۔ شعبان کا ہر دن، ہر رات اور ہر لحہ انسان کو ماہ رمضان کی تیاری کے لئے غنیمت ہے۔

شعبان کے بعض اہم اعمال

بعض اعمال جنہیں تاکید کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے کہ یہ ماہ شعبان میں انجام پائیں ان میں ایک ''استغفار'' ہے کہ انسان اللہ سے بہت زیادہ مغفرت و بخشش طلب کرے اور بارگاہِ خدا میں توبہ کرے۔ دوسرا عمل ''روزہ'' ہے، اگر شعبان کا پورا مہینہ روزہ نہیں رکھ سکتے تو ایک روزہ ضرور رکھو بلکہ بعض روایات میں ہے کہ شعبان کے روزے کو ماہ رمضان کے روزوں سے ملادے یعنی روزے کی حالت میں ماہ رمضان میں داخل ہو۔ ایک اور عمل جس کی روایات میں تاکید کی گئی ہے وہ ''صدقہ'' ہے کہ انسان زیادہ سے زیادہ صدقہ دے۔

شب برأت

شبِ نیمۂ شعبان، پندرھویں شب کو ''شب برأت'' کہتے ہیں۔
شبِ برأت کا وہی لیلۃ القدر والا معنی ہے۔ برأت بھی اصل میں عربی لفظ ہے اور قرآن مجید سے لیا گیا ہے جو استعمال ہوتے ہوتے برأت سے برات بن گیا ہے (اس کا ہمزہ غائب ہو گیا ہے اور الف کے ساتھ تلفظ ہونے لگا ہے)۔
ہم اس کو فارسی میں اور اردو میں برات کہتے ہیں۔ ''بارات'' اور ''بَرات'' میں فرق ہے۔ بارات یعنی شادی کا جلوس جو دلہن کو ساتھ لے جانے کے لئے ہوتا ہے جبکہ برات، عربی لفظ برأت سے لیا گیا ہے جس سے تبریٰ بنا ہے۔

شبِ برأت کا نام آتے ہی ذہن میں پٹاخے آجاتے ہیں اور بچے، جوان سب اس کے لئے تیاری کرتے ہیں اور جو پٹاخے نہیں چھوڑ سکتے وہ دوسروں کو پٹاخے چھوڑتے ہوئے دیکھ کر خوش ہو جاتے ہیں۔
ہندوستان پہنچتے پہنچتے دینِ اسلام اپنی روح کھو بیٹھا ہے اور شبِ برأت بھی ہندوستان پہنچتے پہنچتے پٹاخوں کی حد تک آگئی ہے حالانکہ یہ بہت عظیم شب ہے اور اس کا عنوان ''شب برأت'' بھی بہت عظیم عنوان ہے۔
برأت 'نجات' کو کہتے ہیں یعنی شبِ برأت، شبِ نجات ہے۔
چودہ شعبان کا دن گذار کر شب پندرہ کو مومنین کی قبروں پر جا کر اُن کے لئے دعا مانگنا ایک تاکیدی عمل ہے۔ یہ شبِ نجات ہے لیکن کچھ لوگوں نے اس کو پٹاخوں کی رات بنا دیا ہے۔

عظمتِ مناجات شعبانیہ

اس شب یا شعبان کی ہر شب بہت سی دعائیں پڑھنی ہے لیکن ایک دعا جو بہت ہی عظیم دعا ہے جو تمام دعاؤں کا نچوڑ ہے وہ ''مناجاتِ شعبانیہ'' ہے۔ مناجاتِ شعبانیہ وہ مناجات اور دعا ہے جسے تمام معصومینؑ و آئمہ اطہارؑ نے بارگاہِ خدا میں پڑھا ہے اور یہ تمام معصومینؑ کی سیرت تھی۔ آئمہ اطہارؑ کا معمول تھا کہ اس دعا کو شعبان میں خصوصیت کے ساتھ خدا کی بارگاہ میں بکثرت پڑھتے تھے۔ یہ بہت ہی اعلیٰ عرفانی دعا ہے۔
امام خمینیؒ اس دعا کے بہت معتقد، قائل اور عاشق تھے اور فرماتے تھے کہ اے کاش! کوئی عارف پیدا ہو جبکہ وہ خود عارف کامل تھے لیکن ان کی آرزو یہ تھی کہ اے کاش! کوئی عارف پیدا ہو جو اس عرفانی دعا کی تفسیر کرکے مومنین کے لئے اس کے راز پیش کرے۔ وہ عارف جو معرفتِ خدا میں مجذوب ہو، معرفتِ الٰہی جانتے ہوں اور جن کے سینے میں معرفتِ خدا کے خزینے ہوں۔ ان عرفا میں سے کوئی آئے لیکن ابھی تک ایسا کوئی

نہیں آیا اگرچہ بعض علماء نے کوشش کی ہے لیکن جو امام خمینیؒ کی توقع تھی وہ ابھی تک پوری نہیں ہو سکی۔

شبِ برأت، محتمل شبِ قدر

شبِ برأت، شبِ نجات ہے لیکن نجات کا مطلب یہ نہیں کہ ہم ایک جگہ مل کر بیٹھ جائیں اور آسمان سے نجات نازل ہو گی بلکہ زمین سے خود ہم نے اپنی نجات کا راستہ اختیار کرنا ہے اور آج خود نجات پانی اور تلاش کرنی ہے۔

شبِ برأت کو پٹاخیں چھوڑنے اور کھانے پینے میں نہ گذار دیں۔ یہ بہت ہی غنیمت فرصت (Opportunity) ہے اور بعض روایات میں آیا ہے کہ محتمل (Possible) لیالیٔ قدر میں سے ایک یہ رات بھی ہے۔ قوی احتمال ہے کہ لیلۃ القدر ان پانچ راتوں سے باہر نہیں ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ ماہِ مبارکِ رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ایک لیلۃ القدر ہے اور کچھ روایات میں ہے کہ پانچ راتوں میں سے ایک لیلۃ القدر ہے۔ ان میں سے تین راتیں وہی ہیں جنہیں ہم لیلۃ القدر (شب قدر) کے نام سے جانتے ہیں یعنی انیس رمضان کی شب، اکیس رمضان کی شب اور تئیس رمضان کی شب۔ چوتھی شب ستائیسویں رمضان ہے جسے اہل سنت زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور اسی کو لیلۃ القدر (شب قدر) سمجھتے ہیں لیکن ہم انہی تین راتوں کے پابند ہیں اور ستائیسویں کو ہماری چھٹی ہوتی ہے لیکن ستائیسویں رمضان بہت اہمیت کی حامل شب ہے اور محتمل (possible) شب ہائے قدر میں سے پانچویں رات نیمۂ شعبان (پندرہ شعبان) کی رات ہے۔ یہ ہماری بدنصیبی یا کوتاہی و غفلت ہے کہ یہ زمانی فرصت (Oppurtunity) لاپرواہی اور غفلت میں گذار دیتے ہیں جبکہ یہی تقدیر بنانے کے لحات ہوتے ہیں۔

شبِ قدر، تقدیر بنانے کی رات

لیلۃ القدر یعنی وہ رات جو تقدیر بنانے، تقدیر چننے کے لئے ہے۔ ان لحات میں انسان اپنی تقدیر کا فیصلہ کرتا ہے چونکہ تقدیر لمحوں میں بنتی ہے پھر سالوں میں اس پر عمل ہوتا ہے، فیصلے چند لمحوں میں ہوتے ہیں۔
شبِ قدر فیصلوں اور عہد کی رات ہے اور جس طرح معصومینؑ نے فرمایا کہ یہ نیمۂ شعبان پندرہ شعبان کی رات ہے۔ اپنی تقدیر، قوم کی تقدیر اور ملت کی تقدیر بنانے کی رات ہے۔ ان لمحوں کو غنیمت سمجھنا ہے یعنی یہ وہ لمحے ہیں جو بہت کم میسر آتے ہیں اور بہت جلدی گذر جاتے ہیں لیکن بیدار، آگاہ اور ہوشیار انسان ان لمحوں سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ اصل ساری بات اس ایک گھڑی کی ہوتی ہے جو انسان کو مل جائے اور جس میں انسان اپنا دل خدا کے سپرد کرے اور اپنے دل میں اللہ کو لے آئے اور اس لحظے انسان کی تقدیر بن جاتی ہے، اس لحظے انسان کو راستہ مل جاتا ہے۔ اس شب خداوند تبارک و تعالیٰ سے امیدوار رہنا چاہیے اور چونکہ لیلۃ القدر (شب قدر) کے بارے میں قرآن میں فرمایا ہے کہ '' خَيۡرٌ مِّنۡ أَلۡفِ شَهۡرٍ '' یعنی ہزار مہینوں کا سفر اس ایک رات میں کیا جا سکتا ہے۔ اتنی گنجائش اس شب اور ان لحات کے اندر موجود ہے۔

امام زمانہؑ کی ولادت میں اللہ کی حکمت

حکمتِ خدا یہ ہے کہ جس طرح لیلۃ القدر میں اس ذاتِ حکیم نے قرآن مجید اتارا، اسی طرح نیمۂ شعبان (پندرہ شعبان) کو خداوند تبارک و تعالیٰ نے قرآن ناطق اتارا یعنی ہادیٔ اُمت، حضرت حجت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا وجودِ مبارک اس دنیا میں اسی شب یعنی لیلۃ القدر یا نیمۂ شعبان (پندرہ شعبان) کو عطا ہوا ہے اور اس وقت ہم زمانۂ غیبت و زمانۂ انتظار میں رہ رہے ہیں۔
ہم زمانۂ انتظار میں شعبان اور ماہ رمضان اور ہر دن گذارتے جا رہے ہیں لیکن زیادہ توجہ کے ساتھ نہیں گذار رہے ہیں۔ مختلف مسائل نے ہمیں غافل کر دیا ہے اور ہم لہو کی حالت میں ہیں۔ لہو ایسی سرگرمی کو کہتے ہیں جو انسان کو مقصد سے دور کر دے اور اسے مقصد فراموش کرا دے۔

خدا کی طرف سے انتظام بیداری

یہ توجہ کے مراحل ہیں، اللہ تعالیٰ نے سال کے دوران کئی دفعہ ہمیں جگانے، متوجہ کرنے کا انتظام کیا ہے۔ سال بھر میں خدا نے ہمیں متوجہ اور بیدار کرنے کے لئے ایسے وعدے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ اس وقت ہم ڈوبے ہوئے ہیں۔ اپنی ذات میں ڈوبے ہوئے ہیں، نفسانی خواہشات میں ڈوبے ہوئے ہیں، شہوتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، کمانے میں ڈوبے ہوئے ہیں، مال میں ڈوبے ہوئے ہیں، اپنے گھریلو مسائل عورت اور بچوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اس ڈوبنے کی حالت سے باہر آنا، نجات کہلاتا ہے۔
شبِ برأت یعنی کوئی نجات دہندہ آئے اور ڈوبے ہوئے لوگوں کو باہر نکالے۔ جیسے کسی حوض یا دریا میں ڈوب رہے ہیں اور کوئی آخری ڈبکی لگے اور شاید بالکل ہی کام تمام ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر نجات کا اہتمام کیا ہے۔ برأت یعنی نجات کی رات۔ ڈوبنے والوں کی نجات کی رات ہے، ڈبکیاں لگانے والوں کی نجات کی رات ہے کہ شاید کسی کو نجات مل جائے، وہ دوسروں کو بھی نجات کے راستے بتا سکے اور اُن کا بھی ہاتھ تھام سکے۔ ہم سب ڈوب رہے ہیں، اپنی حقیقت سے غافل ہیں، اللہ تعالیٰ سے اور اپنے مقصدِ زندگی سے دور چلے گئے ہیں۔

زندگی کا رخ، خدا کی طرف

زندگی بے مقصد راہوں پر برباد کرنا اور فرصت کے لمحوں کو مصروفیات میں گزارنا زندگی نہیں ہے بلکہ زندگی حقیقت میں مقصدِ زندگی کی طرف سفر کا نام ہے۔ اگر رخ مقصد کی جانب ہو گیا ہے تو پھر ہم درست زندگی بسر کر رہے ہیں ورنہ ڈوب رہے ہیں۔
جس طرح خدا نے رسول اللہ ﷺ کو خطاب فرمایا کہ ''فَأَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّينِ'' اپنا رخ دین کی طرف کر لو یا اپنا رخ خدا کی طرف کر لو۔
ہمارے رخ اللہ کی طرف نہیں ہیں۔ سب سے مشکل کام، رخ خدا کی طرف کرنا ہے کیونکہ جب ہم خدا کی طرف رخ کرتے ہیں بہت ساری چیزوں سے ہم کو رخ موڑنا پڑتا ہے جو ابھی نہیں موڑا ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ہم ہر چیز کی طرف رخ کئے ہوئے ہو اور پھر خوش ہوں کہ ہمارا رخ اللہ کی جانب ہے۔ نہیں۔ اللہ کی جانب رخ کرنے کے لئے ہمیں بہت ساری چیزوں سے رخ موڑنا پڑتا ہے جو نہیں مڑ رہا۔